عزیز جان سے رکھونگا خدمت خالق -

رہیگی مدّ نظر طاعت شہنشاہ بھی

رہونگا خلق کی خدمت کو رات دن طیار

کہ دین و دنیا کا ثمرہ کوئی ہے گر تو یہی

ادائے فرض میں بلحاظ اک سکاؤٹ کے

کرونگا بندہ کبھی [illegible] پہلوتہی

پردہ کا گرنا | ڈرامہ ختم | ڈراپ سین



ملنے کا پتہ :- (محمد یاسین خاں [illegible] انبالہ)

ڈگمبر داس جینی ساڈھورہ ضلع سہارنپور (یوپی)

سے نیک کاموں میں لگا دیجئے اور ملک کی بہبودی میں خرچ کیجئے فٹ بال کی کلب بنائیے۔ اور ملک کو چار چاند لگائیے۔ میں خود اس میں حصہ لیا کرونگا اور تن من دھن سے اس کی امداد کیا کرونگا۔

سکاؤٹ ماسٹر۔ بہت اچھا میں آج ہی آپ کی زیر سرپرستی ایک فٹ بال کلب قائم کرتا ہوں۔ منوہر و کرشن کو بھی اس کا ممبر بناتا ہوں۔

مایا داس۔ میں اس مہربانی کا نہایت شکرگذار ہوں اور اپنے پچھلے کئے پر پشیماں اور شرمسار ہوں۔

سکاؤٹ ماسٹر۔ Troop! Alert. half Salute and begin the Prayer.

میں اپنی آن کے سر پر یہ عہد کرتا ہوں۔

خلاف اس کے کرونگا کبھی نہ جیتے جی

لخت جگر میرا لپسر تھا درست راہ پر

میں نے نہ کچھ بھی سوچکر اُسے اُسے ہٹا دیا

میں نے کہا ہے جو بُرا کیجے معاف وہ خطا

راہ صفا کو بھولا تھا راستہ مجھے بتا دیا

پیش نظر ہے نذر یہ اسکو قبول کیجئے

مجھ پہ کیا ہے لطف جو اُسکا ہے یہ صلہ دیا

سکاوٹ ماسٹر — صاحب یہ حقیر نذر قبول کیجئے اور منوہر و کرشن کو سکاؤٹ بنا لیجئے۔

سکاوٹ ماسٹر — بندہ کرشن و منوہر کو سکاوٹ بنانے کیلئے طیار ہے مگر نذرانہ لینے صاف انکار ہے۔ کیونکہ مصیبت کے وقت دوسروں کی مدد کرنا ہمارا دھرم ہے مگر اُس کا معاوضہ لینا باعثِ شرم ہے۔

مایاداس — اگر آپ نذر نہیں لیتے تو یہ روپے میری طرف

میں ان کو خوشی سکاوٗٹ بنا تا ہوں

(مایاداس منوہر اور کرشن کا داخلہ)

مایاداس - آداب عرض سکاوٗٹ ماسٹر صاحب -

سکاوٗٹ ماسٹر - آداب عرض جناب -

مایاداس - آپ اتنی تکلیف اٹھایئں کہ یہ روپیہ قبول فرمایئں

سکاوٗٹ ماسٹر - روپیہ کیسا ؟

مایاداس - کیجئے قبول نذر یہ تم نے مجھے بچا دیا

آئی تھی مجھ پہ جو بلا سر سے اُسے ٹلا دیا

جلتا تھا جب مرا مکان آئے تمہارے پہلواں

شعلے تھے سر بر آسماں جلدی انہیں بجھا دیا

چوروں نے جب مرا لیتر گھیرا تھا آ کے راہ پر

ڈالا تھا انکو خاک پر تم نے اسے چھڑا دیا

نمبر۱ - بوجہ فرمائش زیادہ گانے رکھے گئے ہیں - یہ گانا حذف بھی ہو سکتا ہے

مثالِ ابرنیساں سبز کر گلزار عالم کو + ہزار درجہ بشر عالم میں بعد ذات باری ہے
جہاں تک ہو سکے خدمت ہر اک ماں باپ کی کرنا + اطاعت امن حق کی خلق کی خدمت گذاری ہے

اگر فیروز ہونا ہے تو ہمدرد وطن ہو جا

اسی پر منحصر نصرت ہماری ہے تمہاری ہے

سکاوٹ ماسٹر Troops Alert سکاؤٹس کا قاعدے میں کھڑا ہونا
(بابو شمس الدین وکیل کا دو لڑکوں کو ہمراہ لئے آنا)

شمس الدین Good morning Scout master Sahib

سکاوٹ ماسٹر Good morning Sir,

شمس الدین صاحب بہادر کو اور مجھے کل عدالت میں سکاؤٹنگ
کے قواعد بہت پسند آئے - واقعی یہ تحریک نہایت مفید اور کارآمد
ہے - لہذا جج صاحب کے صاحبزادے ایم - ایس - خان - اور
میرے لڑکے عبد الغفور کو سکاوٹ بنا کر ممنون فرمائیں

سکاوٹ ماسٹر ع در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

بھی ہمارا ہاتھ بٹائینگے ۔

کرشن چندر ۔ پتاجی! میرا دل بھی چاہتا ہے کہ سکاؤٹ بنوں اور دل و جان سے ملک کی خدمت کروں ۔

مایا داس ۔ شاباش! بیٹا شاباش!! چلو تم کو بھی اس مفید عام تحریک میں شامل کراتا ہوں اور ملک کے لئے وفادار اور سچا سکاؤٹ بنواتا ہوں ۔ (تینوں کا جانا)

تیسرا سین

سکاؤٹس کلب روم

(سکاؤٹس کا معہ سکاؤٹ ماسٹر دعا کرتے ہوئے نظر آنا)

جہاں میں اس بشر پر ہی نہایت فضلِ باری ہے کہ جس کا شیوہ کل مخلوق کی خدمت گزاری ہے

نہیں مرتا بشر ایسا جہاں سے بعد مردن بھی رفاہِ عام کا جس سے کہ کوئی فیض جاری ہے

جو خدمت خلق کی کرتے ہیں اور انسان کی سیوا انہیں پہ حق کی رحمت ہے انہیں پر فضلِ باری ہے

(لالہ بابا داس منوہر لال اور کرشن چندر کا بیٹھے ہوئے نظر آنا)

بابا داس۔ (منوہر سے) بیٹا! مجھ سے سخت غلطی ہوئی کہ تمہارا نام سکاؤٹنگ سے کٹوایا اور چلتی گاڑی میں روڑا اٹکایا۔ چونکہ مجھے سکاؤٹنگ کی اصلیت کا علم نہ تھا اسلئے اس کو بُرا بھلا کہا واقعی یہ تحریک بچوں کو طرح طرح کی اعلےٰ باتیں سکھاتی ہے اور ان کو ہمدرد ملک بناتی ہے۔

منوہر لال۔ بے شک سکاؤٹنگ سے ہمدردی و جوانمردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جو ہمارے دلوں میں حب الوطنی اور کفایت شعاری کا بیج بوتے ہیں۔ اس کے اعلےٰ اعلےٰ اصول اور عمدہ عمدہ قاعدے ہیں جن سے کہ ملک کو بیشمار فائدے ہیں۔

بابا داس۔ آؤ سکاؤٹ ماسٹر صاحب کے پاس چلیں اور تمہیں دوبارہ سکاؤٹ بنانے کے لئے کہیں۔ امید ہے سکاؤٹ ماسٹر صاحب ضرور تم کو سکاؤٹ بنا لینگے۔ اور اس کام میں

نیز سکاؤٹ ماسٹر صاحب و انسپکٹر صاحب کی شہادت کافی
سے زیادہ روشنی ڈالتی ہے۔ لہذا عدالت سکاؤٹ آنر پہ
اعتبار کرتی ہوئی ملزموں کو مجرم قرار دیتی ہے۔ اور حکم ہوتا ہے
کہ ان ہر دو ڈاکوؤں کو زیر دفعہ نمبر ۳۹۱ الف تعزیرات ہند
سات سات سال کی سزا بامشقت دی جائے ،،

(دستخط حاکم) (مہر عدالت) (ڈراپ سین)

مہر عدالت

دوسرا سین

(لالہ مایا داس کا مکان)

چار ڈاکوؤں میں سے دو ڈاکوؤں کو گرفتار کر لیا۔

(۳) سکاؤٹنگ میں ایک نہیں بلکہ سینکڑوں کتابیں مثلاً

سکاؤٹ ماسٹرز ہینڈ بک (Scout Master's Handbook)

واہٹ کین اے سکاؤٹ ڈو (What can a Scout do.)

(All things which a scout should Know.)

آل تھنگز وچ اے سکاؤٹ شڈ نو وغیرہ کے پڑھنے سے آپ کو بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ سکاؤٹ کیسے محب وطن۔ فرمانبردار۔ جاں نثار۔ وفادار اور ہوشیار ہوتے ۔

مجسٹریٹ ۔ فیصلہ لکھکر ریڈر کو دیتا ہے اور پڑھکر سناتا ہے

"تحقیقات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ رام دیال ولد کندن لال ۔ کریم الدین ولد رحیم الدین نے مسمی منوہر لال ولد مایا داس کو روپیہ چھیننے کی غرض سے کشمیر گڈھ کے راستے پر تلواروں سے زخمی کیا ان کے خون آلودہ کپڑے اور تلواریں

ان کی مدد کر سکے ۔

(۳) یہ بھی ناممکن ہے کہ سکول کے معمولی طلبا مسلح ڈاکوؤں کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو سکیں ۔

(۴) یہ سکاؤٹنگ کا کوئی قاعدہ نہیں کہ ڈاکو گرفتار کرا سکھایا جائے اور نہ ہی کوئی کتاب اس کے متعلق سکاؤٹنگ لٹریچر میں ہے جس کی رو سے اس بات کو تسلیم کیا جائے ۔

سرکاری وکیل ۔ جناب میں وکیل صاحب کی دلائل کو قطع کرتا ہوا عدالت کو یقین دلاتا ہوں کہ واقعی ملزم مجرم ہیں کیونکہ ۔

(۱) کیمیکل اگزامینر (دفتر شناخت کپڑا) کی چٹھی نمبری ۱۷۰۵ مورخہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے کپڑوں پر رنگ نہیں ہے بلکہ انسانی خون کے داغ ہیں ۔

(۲) یہ کوئی ناممکن بات نہیں ہے اگر اٹھارہ طالب علموں نے

لاچار اور مجبور ہیں -

سرکاری وکیل - (مجسٹریٹ سے) حضور مندرجہ ذیل وجوہات

سے ملزموں پر جرم عائد ہوتا ہے -

(۱) ان کے کپڑے خون آلودہ ہیں -

(۲) بوقت گرفتاری تلواریں برآمد ہوئیں -

(۳) سکاوٹ ماسٹر اور صاحب انسپکٹر پولیس کی کافی شہادت ہے

(۴) صفائی کے گواہوں سے انکار ہے -

(۵) ملزم اپنے آپ کو بے گناہ ثابت نہیں کر سکے -

وکیل ملزمان - جناب میرے موکل بالکل بیگناہ ہیں کیونکہ -

(۱) ان کے بدن اور کپڑوں پر کوئی خون کا نشان نہیں ہے وہ

لال رنگ کے داغ تھے -

(۲) چونکہ یہ بیچارے خانہ بدوش ہیں - اسلئے ان غریبوں کا کوئی

گواہ نہیں ہو سکتا دیگر یہ گرفتار ہیں اور دوسرا کوئی ایسا نہیں کہ

ڈاکو۔ بوقت تنگدستی آشنا بیگانہ میگردد

صراحی چوں شود خالی جدا پیمانہ میگردد

حضور! بھلا ہم جیسے خانہ بدوشوں کا کون گواہ ہوتا ہے!

خاص کر ایسے وقت میں مثل مشہور ہے ؎

سیاہ بختی میں کب کوئی ساتھ دیا ہے

کہ تاریکی میں سایہ بھی جُدا انسان سے ہوتا ہے

جسم کے کپڑے کھانیکو دوڑتے ہیں اور لگانے بیگانے ہوجاتے

ہیں۔ ہمارا گواہ ہمارا شاہد۔ ہمارا انیس ہمارا مددگار

وہی ایشور ہے جو غریبوں کی مدد اور بیکسوں کی دستگیری کرتا ہے

اور سوالیوں کا دامن گوہر مقصود سے بھرتا ہے

وہی پرتما ہے جو دنیا کے اعمال کو دیکھتا ہے ہم اسی کو

حاضر ناظر جان کر سچ کہتے ہیں کہ ہم بالکل بے قصور ہیں۔ مگر

کیا کریں پکڑے ہوئے ضرور ہیں۔ جسکی وجہ سے سخت عاجز۔

مجسٹریٹ - کیا اِن ڈاکوؤں نے تم کو روپیہ چھیننے کی غرض سے زخمی کیا؟

منوہر - جی ہاں - میں اتوار کو موقع کشمیر گڈھ سے ساڑھے چارسو روپیے لا رہا تھا کہ راستے میں ایک ڈاکو نے مجھ پر حملہ کیا اور روپیوں کی تھیلی مانگی - جب میں نے روپیئے دینے سے انکار کیا تو اس نے (اشارہ کرکے) اپنے ساتھیوں کو بلایا اور میرے روپیئے چھین لئے اور تلوار سے زخمی کیا - میں شور مچاتا ہوا زمین پر گر پڑا - اور بے ہوش ہو گیا بعد میں مجھے کچھ خبر نہیں کہ کیا ہوا البتہ جب ہوش آیا تو اپنے آپ کو مکان پر پایا -

مجسٹریٹ - کیا تم اِن ڈاکوؤں کو پہچانتے ہو؟

منوہر - بیشک یہ وہی ڈاکو ہیں - مگر اُس وقت یہ چار تھے -

مجسٹریٹ - (ڈاکوؤں سے) اگر تمہیں کچھ صفائی وغیرہ پیش کرنی ہو تو کر سکتے ہو -

وکیل ملزمان — کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ پہلے ایک پٹرول جائے اور ڈاکو اس کو دیکھکر نہ بھاگیں -

سکاؤٹ ماسٹر — سکاؤٹس دور ہی سے یہ معاملہ دیکھکر چھپ گئے تھے اور وسل کے ذریعہ مجھے بلایا تھا -

وکیل ملزمان — جب انہوں نے وسل (**Whistle**) کی آواز سنی تو کیوں نہ بھاگ گئے ؟

سکاؤٹ ماسٹر — ان کو یہ معلوم تھا کہ اس گھنے جنگل میں کوئی ان پر حملہ نہیں کر سکتا -

مجسٹریٹ — (ریڈر سے) اچھا منوہر لال کو پیش کرو -

ریڈر — (چپراسی سے) منوہر لال کو بلاؤ

(چپراسی کا منوہر لال کو بلانا)

مجسٹریٹ — جو کچھ تم کہو گے - اپنے ایمان سے سچ کہو گے ؟

منوہر — بیشک جو کچھ میں کہونگا اپنے ایمان سے سچ کہونگا -

سے جنگل سا بنا کر ان کو گرفتار کرنا چاہا مگر وہ بھاگ اُٹھے۔
آخیر کار دو کو پکڑ لیا۔ اور دو بھاگ گئے میں ڈاکوؤں اور منوہر لال
کو مایا داس کے مکان پر لایا اور انسپکٹر پولیس کو بلایا۔ انہوں
نے اس کی تحقیقات کر کے حضور کی عدالت میں چالان پیش
کیا ہے۔

وکیل ملزمان ۔ کیا یہ مسلح ڈاکو سکول کے معمولی لڑکوں سے
گرفتار ہو سکتے ہیں؟

سکاؤٹ ماسٹر ۔ جناب یہ معمولی لڑکے نہیں ہیں بلکہ سکاوٹس
ہیں ۔ جو نہایت عقلمند ہوشیار اور چالاک ہوتے ہیں۔ دوم
ان کو ایسے اصول بتائے جاتے ہیں۔ کہ ایسے موقعوں پر اپنی مخالف
پارٹی پر غالب آسکیں ۔ سوم ۔ یہ سکاؤٹس اٹھارہ تھے ۔
اور ڈاکو صرف چار تھے ۔ لہذا ان کو پکڑنے میں بہت اچھی طرح
کامیاب ہو گئے ۔

بلا حیل وحجت حکم مانتا ہے (۸) سکاوٗٹ مصیبتوں کے وقت بھی خوش مزاج اور بشاش نظر آتا ہے (۹) سکاوٗٹ کفایت شعار ہوتا ہے (۱۰) سکاوٗٹ کے افعال اطوار و کردار ہمیشہ پاک صاف ہوتے ہیں -

مجسٹریٹ - اچھا میں آپ کی آنر پر اعتبار کرتا ہوں - بتاؤ تمہیں اس معاملہ کی نسبت کیا علم ہے !

سکاوٹ ماسٹر - میں اتوار کو اپنا ٹروپ لئے Trip سے واپس آرہا تھا کہ موضع کشمیر گڈھ کے راستے پر کچھ رونے چلانے کی آواز سنائی دی - میں ایک پٹرول اس بات کو معلوم کرنے کے لئے بھیجی - کچھ دیر کے بعد مجھے خطرے کی سیٹی سنائی دی - جب میں گیا تو دیکھا کہ سکاوٗٹس چھپے ہوئے بیٹھے ہیں - اور ڈاکو روپیہ بانٹ رہے ہیں - میں نے جاتے ہی سکاوٗٹس ڈاکوؤں کو گرفتار کرنے کے لئے کہا - انہوں نے فوراً لالٹین

مجسٹریٹ - سکاوٗٹ آنر کیا ہوتی ہے؟ یہ کہئے کہ ایمان سے سچ کہونگا -

سکاوٗٹ ماسٹر جناب! سکاوٗٹ آنر ایمان سے زیادہ قابل اعتبار ہے سکاوٗٹس سکاوٹ بنتے وقت عہد کرتے ہیں کہ جو کچھ ہم کہینگے سچ ہوگا سورج مشرق سے نکلنا چھوڑ دے - پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائے مگر سکاوٗٹ آنر ہرگز غلط نہیں ہو سکتی -

وکیل ملزمان - توکیا تمہاری سکاوٹنگ کا کوئی قاعدہ ہے؟

سکاوٗٹ ماسٹر - جناب ہمارے دس قاعدے ہیں - ۱- سکاوٗٹ کی عزت قابل اعتبار ہوتی ہے - ۲- سکاوٗٹ اپنے بادشاہ ملک والدین افسر اور ماتحتوں کا خیر خواہ ہوتا ہے - ۳- سکاوٗٹ ہر ایک کا مفید مطلب ہوتا ہے - ۴- سکاوٗٹ سب کا دوست ہوتا ہے (۵) سکاوٗٹ حلیم الطبع ہوتا ہے (۶) سکاوٗٹ جانوروں کا دوست ہوتا ہے (۷) سکاوٗٹ اپنے والدین - افسر و ماتحت کا

روپیہ چھینا اور ماراجنکی وجہ سے وہ بے ہوش تھا ان کے پاس سے تلواریں بھی برآمد ہوئیں جن سے کہ منوہر کو ضرب لگائی گئیں ۔

وکیل ملزمان ۔ آپ کو کیسے علم ہے کہ یہ تلواریں ڈاکوؤں کی ہیں جن سے منوہر لال کو زخمی کیا گیا ۔

انسپکٹر ۔ جس وقت سکاؤٹ ماسٹر صاحب نے ان کو گرفتار کیا تھا یہ تلواریں برآمد ہوئی تھیں ۔

مجسٹریٹ ۔ (ریڈر سے) سکاؤٹ ماسٹر کو بلایا جاوے ۔

ریڈر ۔ (چپراسی سے) ۔ راجیندر کمار سکاؤٹ ماسٹر کو بلاؤ

(چپراسی کا سکاؤٹ ماسٹر کو بلانا)

مجسٹریٹ ۔ جو کچھ تم کہو گے ۔ اپنے ایمان سے سچ کہو گے ؟

سکاؤٹ ماسٹر ۔ ہاں جناب جو کچھ میں کہونگا اپنی سکاؤٹ آنر سے سچ کہونگا ۔

نہیں ہے۔ البتہ کپڑوں کے رنگ لگا ہوا تھا۔

مجسٹریٹ۔ پولیس انسپکٹر کو حاضر عدالت کرو۔

ریڈر۔ (چپراسی سے) انسپکٹر پولیس کو بلایا جاوے۔

(چپراسی کا پولیس انسپکٹر کو بلانا)

مجسٹریٹ۔ جو تم کہو گے اپنے ایمان سے سچ کہو گے؟

انسپکٹر پولیس۔ ہم جو بولیگا قطعی سچ بولیگا۔

مجسٹریٹ۔ آپ کو اس کیس کی نسبت کیا علم ہے

انسپکٹر پولیس۔ سکاؤٹ ماسٹر ہم کو پانچ بجے ایوننگ بلانا لگا ہم چار کانسٹبل لیکر ماڈاش کے مکان پر گیا۔ ان دو ملزموں رام دیال وکریم الدین کو پکڑا دیکھا۔ منوہر لال ولد ماڈاش زخموں سے بے ہوش تھا۔ لیفٹ شولڈر اور کمر کے ایپیٹ ہنڈ سائڈ پر گہرے زخم آئے۔ ڈاکٹر کا سارٹیفکیٹ فائل کیا گیا ہم نے تحقیقات کرنے پر معلوم کیا ان ڈاکوؤں نے منوہر لال کو

کیا نگران کے ایک لڑکے نے وقت بتانے کی بجائے گالیاں دیں میں نے ان سے کہا کہ گالیاں مت دو۔ نگران کے افسر نے بجائے اس کے کہ لڑکے کو دھمکاتا۔ اِن کو حکم دیا۔ کہ یہ ڈاکو ہیں۔ ان کو پکڑ لو۔

سرکاری وکیل۔ تم کشمیر گڑھ کے راستے پر کیوں گئے تھے

ڈاکو نمبر ۲۔ ہم فقیر لوگ ہیں۔ مانگتے۔ کھاتے۔ دیس بدیس چلے جاتے ہیں۔

سرکاری وکیل۔ کیا تم نے منوہر کو نہیں مارا؟ اور اس کا روپیہ نہیں چھینا؟

دونو ڈاکو۔ ہرگز نہیں! قطعی نہیں!! بالکل نہیں!!!

سرکاری وکیل۔ پھر تمہارے کپڑوں کو خون کیسے لگا ہے؟ اور یہ تلواریں تمہارے پاس سے کیوں برآمد ہوئی ہیں؟

دونو ڈاکو۔ تلوار! تلوار!! کیسی تلوار؟ ہماری کوئی تلوار

رپورٹ ہے کہ تم نے منوہر لال ولد مایا داس کو راستے میں لوٹا۔ اور شدید ضربیں لگائیں سینئر سکاؤٹ ماسٹر صاحب نے تم کو گرفتار کیا ہے ۔

ڈاکو ۔ (یک زبان ہو کر) حضور ہم کو بے گناہ جال میں پھنساتے ہیں اور دشمنی کے سبب سے ایسی باتیں ملاتے ہیں ۔

سرکاری وکیل ۔ کیا تم سکاؤٹ ماسٹر کو جانتے ہو؟

ڈاکو ۔ بالکل نہیں ۔

سرکاری وکیل ۔ کیا تمہارا اِن سے کچھ لین دین ہے !

کرم الدین ۔ (ڈاکو) ہرگز نہیں ۔

سرکاری وکیل ۔ اگر تمہارا اِن سے لین دین ہی نہیں ہے تو دشمنی کیسے ہو گئی !

ڈاکو نمبر ا ۔ حضور! ہم کشمیر گڈھ کے راستے پر بیٹھے تھے اور یہ کھاروں کی طرف سے آ رہے تھے ۔ میں نے اِن سے وقت دریافت

(مایا دلس کا بے ہوش ہو کر گر پڑنا اور پردہ کا آہستہ آہستہ گرنا)

تیسرا ایکٹ

عدالت کا نظارہ

مسٹر ایم۔ اے۔ سیشن جج کا رعب و داب سے کرسی پر بیٹھے ہوئے نظر آنا۔ کرم بخش ریڈر کا مثلوں پر دستخط کرانا جبکہ رام سنگھ چپڑاسی کا دروازے پر بیٹھنا۔

مجسٹریٹ۔ (کاغذوں سے سر اٹھا کر) کوئی اور مقدمہ بقایا ہے؟

ریڈر۔ حضور ایک مقدمہ اور آیا ہے۔

مجسٹریٹ۔ ہم کو مثل پڑھ سناؤ۔ اور فریقین کو بلاؤ۔

ریڈر۔ (چپڑاسی سے) ملزمان رحیم الدین و رام دیال کو بلاؤ

(ملزمان کا ہتھکڑیوں سمیت دو کانسٹیبلوں کے ہمراہ آنا)

مجسٹریٹ۔ (ملزموں سے) تمہارے برخلاف یہ پولیس کی

سکاؤٹ ماسٹر۔ سیٹھ صاحب! مجھے اجازت دیجئے۔

(سکاؤٹ ماسٹر کا جانا)

(منوہر کو بے ہوش دیکھکر لالہ بابا داس کا رونا)

بیٹا تجھے یہ کیا ہوا ہائے غضب ستم غضب
آئی ہے مجھ پر کیا بلا ہائے غضب ستم غضب
نازک بدن پر کیا بُرے۔ چرکے لگے ہیں تیغ کے
سارا لہو ہے یہ چلا۔ ہائے غضب ستم غضب
ہائے نہ یوں خموش ہو کچھ تو سنبھال ہوش کو
مجھ کو سُنا تو ماجرا ہائے غضب ستم غضب
مجھ کو اکیلا چھوڑ کر میرے جگر کو توڑ کر
تو ہے کہاں کو جارہا ہائے غضب ستم غضب
پرم پتا پرماتما بیٹے کو میرے دے بچا
ہم کو نہ آہ خون رُولا ہائے غضب ستم غضب

جے چند (سلیوٹ کرکے) یہ دو دوائیں ہیں۔ لال مکسچر پلایا جائے اور مرہم زخموں پر لگایا جاوے۔

سکاوٹ ماسٹر۔ اچھا ابھی ایک خوراک دوا پلا دو اور مرہم کے پھائے زخموں پر لگا دو۔

جے چند۔ بہت بہتر۔ (دوا کا پلانا۔ مرہم کا لگانا)۔

مایا داس۔ اے پرماتما یہ کیا ظلم ہو رہا ہے؟ اے آسمان میرے بیڑے کو کیوں ڈبو رہا ہے؟ اے زمین مجھ پر پردہ ڈال دے اے ملک الموت میری جان نکال لے۔ آہ مجھ غریب پر اس قدر ظلم و ستم۔ اُف مجھ بیکس پر اس قدر رنج و الم۔ اے میرے لخت جگر اے میرے نور بصر ہوشیار ہو میری طرف نظر کر۔ دیکھ تیرے باپ کے سر پر کیا وبال ہے جلدی بتا تیرا کیا احوال ہے؟۔

منوہر لال " .

سکاؤٹ ماسٹر۔ حضور میں ٹروپ (Troop) لئے ٹرپ (Trip) سے واپس آرہا تھا۔ کہ شور وغل سنکر موقع پر گیا۔ دیکھا کہ یہ ڈاکو لالہ مایاداس کے لڑکے مسمی منوہر لال کا روپیہ چھین رہے تھے اُن کے پاس سے یہ تلواریں بھی برآمد ہوئی ہیں۔ جن سے منوہر لال کو زخمی کیا گیا۔

پولیس انسپکٹر۔ تلواریں لیکر ویل ہم اچھی طرح سمجھ گیا ہم ان کا ابھی چالان کرتا ہے۔

پولیس انسپکٹر۔ (مایاداس سے) تم کچھ کہنا چاہتا ہے!

مایاداس۔ بس حضور میں یہی چاہتا ہوں کہ ان کو اس کا بدلا ملے تاکہ دوسروں پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ پڑے۔

انسپکٹر۔ ویر ویل سپاہی ان بدمعاشوں کے فوراً ہتھکڑیاں لگا لو اور ہمارے ساتھ چلو۔

(پولیس انسپکٹر کا جانا اور سکاؤٹ کا دوالانا)

ڈاکٹر - بالکل درست کیا ایسا ہی ضروری تھا -

(نسخہ لکھنا)

مایاداس - ڈاکٹر صاحب میرے بیٹے کو بچاؤ - اور میری ڈوبتی کشتی کو کنارے لگاؤ -

ڈاکٹر - آپ فکر نہ کریں - جلد آرام ہو جائیگا -

(سکاؤٹ ماسٹر کا کرشن سے فیس منگواکر ڈاکٹر صاحب کو دینا)

ڈاکٹر - نہیں صاحب اس کی کیا ضرورت ہے! (جیب میں ڈالنا)

سکاؤٹ ماسٹر - ہے چندر تم جلدی جاؤ جو دوا ڈاکٹر صاحب دیں فوراً لے آؤ -

(ڈاکٹر صاحب کا جانا اور پولیس انسپکٹر کا آنا)

انسپکٹر پولیس - ویل سکاؤٹ ماسٹر مزاج اچھا ہے؟

سکاؤٹ ماسٹر (ہاتھ ملاکر) عنایت ہے -

پولیس انسپکٹر - بو بو کیا بات ہے!

(شہنشاہ کا جانا اور ڈاکٹر کا آنا)

سکاؤٹ ماسٹر۔(ہاتھ ملاکر) آئیے ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر۔(ہاتھ ملاکر) فرمائیے اب مریض کا کیا حال ہے؟

سکاؤٹ ماسٹر۔جناب! ابھی تو حال بے حال ہے۔ زخموں کی وجہ سے نڈھال ہے۔

ڈاکٹر۔(مریض کو بخوبی دیکھ کر) یہ چوٹ کیسے لگی ہے جو اس قدر بے ہوشی ہے؟

سکاؤٹ ماسٹر۔(اشارہ کر کے) یہ گاؤں سے روپیہ لا رہا تھا کہ ان ڈاکوؤں نے پکڑ لیا۔ اور روپیہ چھیننے کی غرض سے یہ حال کیا

ڈاکٹر۔اس کو وہاں سے کیسے لایا گیا۔ اور خون روکنے کا کیا انتظام کیا گیا؟

سکاؤٹ ماسٹر۔پہلے زخموں کو سرد پانی سے دھو کر Bandage لگائے۔ پھر سٹریچر پر لٹا کر یہاں لائے۔

اے زمین پھٹ جا تا۔ کہ تجھ میں سماؤں۔ اے آسماں ٹوٹ پڑ۔ تاکہ فنا ہو جاؤں۔ مجھ سے نہیں ہو سکتا صدمے اٹھاؤں اور اپنے پیارے منوہر نایاب گوہر کی اس نازک حالت پر چار آنسو نہ بہاؤں۔

سکاؤٹ ماسٹر۔ لالہ جی! آپ بالکل فکر نہ کیجئے۔ اور رشتۂ صبر و قرار کو ہاتھ سے نہ دیجئے۔ بے شک یہ گھڑی سخت ہے مگر ہمت نہ ہارئے امتحان کا وقت ہے۔ میں انسپکٹر پولیس کو بلاتا ہوں۔ اور ان ظالموں کو جیل بھجواتا ہوں۔

(ایک خط لکھ کر سکاؤٹ کی معرفت انسپکٹر پولیس کے پاس بھیجنا)

سکاؤٹ ماسٹر۔ شمشاد۔

شمشاد۔ (سیلوٹ کرکے) ارشاد۔

سکاؤٹ ماسٹر۔ یہ خط صاحب انسپکٹر پولیس کے پاس لے جاؤ۔

شمشاد۔ (سیلوٹ کرکے) بہت بہتر۔

مایاداس۔ منوہر افسوس بھری آنکھوں کے تارے افسوس!! اگر میں جانتا تو ہرگز روپے لینے نہ بھیجتا۔ وہ لمحہ وہ وقت جب کہ میں نے تجھکو اپنے سے جدا کیا۔ رہ رہ کر یاد آتا ہے۔ اور آٹھ آٹھ آنسو رولاتا ہے۔

سکاؤٹ ماسٹر۔ لالہ جی دھیرج دھرو۔ صبر کرو۔ میں ابھی ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔ اور منوہر کے لئے دوا تجویز کراتا ہوں۔

(جے چندر)۔ تم فوراً جاؤ اور ڈاکٹر نند کشور کو بلاؤ

مایاداس۔ منوہر تجھے آج یہ کیا ہوا ہے۔ جو بے ہوش ہو کر یہاں پڑا ہے نہ کر بے رخی مجھ سے کچھ بول بیٹا۔ مرض کونسے میں تو اب مبتلا ہے کرم کونسے میں نے کھوٹے کئے تھے۔ تجھے دشمنوں نے جو یہ دکھ دیا ہے میرے رام تو ہی بتا دے مجھے کچھ۔ مصیبت سے کیوں یہ پڑا سامنا ہے

کدھر جاؤں میں اور کہاں سر کو پھوڑوں
میرے رام اب تو تیرا آسرا ہے

اسطرح شور مچا رہے ہیں (ذرا سوچکر) اُف جنہوں نے میرے بال بچوں کو بچایا۔ میں نے اُنہی کو پاگل بتایا۔ مجھ پہ شرم ہے"

سکاؤٹ ماسٹر۔ (بات کاٹ کر) فوراً بستر امنگائیے۔ تمہارا لڑکا منوہر بے ہوش ۔ . . . "

مایا داس ۔ غضب! غضب! امیر الخت جگر بے ہوش ہائے

سکاؤٹ ماسٹر۔ بستر امنگائیے ۔

(ایک سکاؤٹ کا بستر لانا اور منوہر کو لٹانا)

مایا داس ۔ (غمگین حالت میں) میرے لخت جگر کو کس نے مارا!

سکاؤٹ ماسٹر۔ اِن ڈاکوؤں نے ۔

مایا داس ۔ (ڈاکوؤں سے) اے ظالمو! بے رحمو! قزاقو! راہزنو! تم نے میرے گھر کے چراغ کو گل کرکے مجھکو بڑھاپے میں اس قدر رنج والم دیکر زندہ درگور کردیا ۔ اے ظالمو! اگر تمہیں روپیہ لینے کی خواہش تھی تو روپیہ لے لیتے ۔ کپڑے اتار لیتے ۔ مگر اس کو اسطرح سے ۔۔۔

(رونا)

بغیر اندازہ لگانا محال ہے۔

سکاوٹ ماسٹر۔(غور کر کے) اُف یہ تو منوہر لال ہے۔ جو

جے چندر۔ جناب سٹیریچر تیار ہے۔

سکاوٹ ماسٹر۔ اچھا منوہر کو اس پر لٹا دو۔ اور مایا داس کے مکان پر چلو۔ میں تمہارے پیچھے آ رہا ہوں۔ اور ڈاکوؤں کو ہمراہ لا رہا ہوں۔

(سکاوٹس کا منوہر کو اور سکاوٹ ماسٹر کا ڈاکوؤں کو لے جانا)

(ڈراپ سین)

چھٹا سین

مایا داس کا گدی پر بیٹھے ہوئے بہی کھاتہ دیکھتے نظر آنا شور و غل سن کر چونک پڑنا۔ اور سڑک کی طرف دیکھنا۔

مایا داس۔(دل ہی دل ہیں) کیا یہ سکاوٹس پاگل ہوگئے ہیں جو

ڈاکوؤں کا ان کو دیکھ کر بھاگنا - آخر دو ڈاکوں کا گرفتار ہو جانا اوروں کا بھاگ جانا -

سکاوٹ ماسٹر - (ڈاکوؤں سے)

اے دُشٹو یہاں تم کو تمہاری موت لائی ہے
کیا ہے ظلم بیکس پر نہیں کچھ شرم آئی ہے

ڈاکو - نہ ہم نے کچھ چرایا ہے نہ انگلی تک لگائی ہے
دھرم سے سچ بتاتے ہیں دہائی ہے دہائی ہے

سکاوٹ ماسٹر - جے چندر تم اِن کو ہرگز مت چھوڑو - اور سٹریچر کے لئے لاٹھیاں جوڑو -

(مریض کے پاس جاکر جہاں منصف علی خاں اس کے زخم دھو رہا ہے)

سکاوٹ ماسٹر - مریض کا اب کیا حال ہے ؟ تمہارا زخموں کی نسبت کیا خیال ہے ؟

منصف علی خان - فی الحال یہ پیچیدہ سوال ہے - زخم دھوئے

روہا ہے - او کیسا شور ہو رہا ہے ؟

جے چندر - (ادھر ادھر دیکھ کر) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کسی کو ستا رہا ہے - اور مدد کیلئے چلا رہا ہے -

سکاوٹ ماسٹر - ذرا پٹرول کی مدد سے پتہ تو لگانا - اگر ضرورت ہوئی تو ہمکو بھی بلانا -

جے چندر - بہت اچھا ابھی جاتا ہوں - اور اس کا پتہ لگاتا ہوں -

Raven Patrol! (پٹرول سے)

quick march follow me.

پٹرول کا آواز کی طرف جانا - سکاوٹس - کھا-

ڈاکو دیکھ کر چھپ جانا - اور جے چندر کا سکاوٹ ماسٹر کو بلانے کے لئے Whistle دینا سکاوٹ ماسٹر کا تقاپا یا سکاوٹس کے ہمراہ آنا - موقعہ واردات پر جانا - اور ڈاکوؤں کو پکڑنا -

قادر ہے تو قدیر ہے ہر اک کا دست گیر ہے

سن لے یہ میرا مدعا ایشور مرے مجھے بچا

ہوتی ہے دل کو بے کلی۔ آگے ہے شکل موت کی

آئی ہے آج کیا بلا ایشور مرے مجھے بچا

سردار۔ ارے بہادرو اپنی مردانگی کے جوہر دکھا دو۔ اور اس خاک کے پتلے کو خاک میں ملا دو۔

(ڈاکوؤں کا روپیہ چھیننا۔ اور تلوار سے منوہر کو زخمی کرنا۔ منوہر کا شور غل مچانا۔ اور پٹاخے کے ساتھ پردے کا گرنا اور سکاوٹس کی مدد)

پانچواں سین

(سکاوٹس کا باقاعدہ لائن میں ہنسی خوشی March سے واپس آتے ہوئے نظر آنا)

سکاوٹ ماسٹر۔ (غور کر کے) ہیں! ہیں! ایسے جذبے کون۔

ملاتے ہو؟

منوہر۔ غربت پر دھیان دو۔ اور بیکس کی دعا لو۔

سردار۔ ہم کوئی بیمار ہیں جو دوالیں۔

منوہر۔ ایشور سے ڈرو۔ اور مجھ پر رحم کرو۔

سردار۔ رحم کس بلا کا نام ہے۔ اِس سے مردوں کو کیا کام؟

منوہر۔ اگر تم مرد ہوتے۔ تو ڈاکے نہ ڈالتے اور اکیلے مسافر کے سامنے اتنی فوج نہ لاتے۔

سردار۔ ارے زیادہ بک بک نہ کر۔ جو تیرے پاس ہے فوراً یہاں دھر۔

(منوہر کا گانا)

چوروں میں آج پھنس گیا ایشور مرے مجھے بچا۔

چاہتے ہیں یہ لوٹنا ایشور مرے مجھے بچا

امرا رہے —

اگر مال دینے سے انکار ہے ا تو خنجر جگر سے تیرے پار ہے

منوہر — تیرے تیر و شمشیر کا ڈر نہیں
خدا ہر گھڑی جب مددگار ہے

سردار — چلے وار میرا خبردار ہو
تیری موت آنیکو تیار ہے

منوہر — امر ہے میری آتما ڈر نہیں
عبث ہے اگر تیری تلوار ہے

{سردار کا غصہ میں آکر منوہر پر حملہ کرنا - اور اشارے سے ڈاکوؤں کو بلانا - ڈاکوؤں کا منوہر پر آتے ہی ٹوٹ پڑنا اور منوہر کا ڈرتے ہوئے کہنا —}

منوہر — مجھ کو چھوڑ دو اور ترس کھاؤ —

سردار — ہاں کھلاؤ کیا کھلاتے ہو - یا مفت میں باتیں ہی

(ڈاکوؤں کا چھپ جانا اور سردار کا ادھر اُدھر غور کرنا)

سردار۔ (تھوڑی دیر میں ذرا ٹھٹک) شکر ہے۔ صد شکر ہے کوئی شکار آتا دکھائی تو دے رہا ہے۔ اور روپیوں کی تھیلی بھی ہاتھ میں لے رہا ہے۔ واہ ری قسمت! آج خوب کام بنایا جو اڑے وقت پر روپے بھیجکر ہمارا ہاتھ بٹایا۔

(اتنے میں منوہر کا آنا)

سردار۔ کون نابکار ہے!

منوہر۔ کیا سروکار ہے؟۔

سردار۔ فوراً بتا ورنہ تیرا سر اور میری تلوار ہے۔

منوہر۔ تو کس چیز کا طلبگار ہے؟

سردار۔ مجھے مال و زر درکار ہے۔

منوہر۔ تو کون سے روپوں کا خواستگار ہے؟

سردار۔ کیا تو موت کا طلبگار ہے؟ جو روپے دینے میں

پانی میں ہوں نہنگ تو جنگل میں شیر ہوں
ہشیار باوقار جری اور دلیر ہوں
ممکن نہیں کہ ہاتھ سے میرے کوئی بچے
تلوار سے میری اسد چرخ بھی ڈرے

تیسرا ڈاکو۔ ڈرتے ہیں پیروجوان ہر دم میری شمشیر سے
مجھ سے لڑنا ہے لڑائی اپنی ہی تقدیر سے
پہلوانوں کو بنا دیتا ہوں میں تصویر سے
تیرے شمشیر سے تقریر سے تحریر سے
تاب کیا ہے چوں مرے آگے کرے کوئی دلیر
گربۂ مسکیں ہے میرے سامنے صحرا کا شیر

سردار۔ واہ بہادرو تمہاری تمام باتیں خوب ہیں ہم کو یہ مردانگی اور حوصلے مرغوب ہیں۔ اچھا اب فوراً جاکر چھپ جاؤ۔ اور میرے اشارے کا انتظار کرو۔

تیری بھابھی ادھک نیاری! اکوئی بھید ہے آج مراری
سردار ۔ بہادرو! آج کشمیر گڈھ کے راستے پر چلنا چاہیئے۔
اور ادھر ادھر فقیر بن کر ٹہلنا چاہیئے ۔ تاکہ جو مال دار آئے
ہمارے پنجے سے نکل کر نہ جائے۔ لیکن دیکھنا! بزدلی دل میں نہ لانا
اور قطعی مت گھبرانا ۔

پہلا ڈاکو ۔ رستم سے گر میرا کبھی بالفرض جنگ ہو ۔
وہ وار کروں قافیہ جس سے کہ تنگ ہو
برگ خزاں کی طرح سے وہ زرد رنگ ہو
اپنا ہے وہ ڈھنگ جو شیروں کا ڈھنگ ہو
اپنا حریف صورتِ نقش دیوار ہو
لاچار سرنگوں ہو بہت شرمسار ہو

دوسرا ڈاکو ۔ میں ایسا جوانمرد بہادر دلیر ہوں
کوئی نہیں جہان میں جس سے کہ زیر ہوں

کی وجہ چالاک سے چالاک ہمارے دام فریب میں گرفتار ہے
جس جگہ چاہتے ہیں۔ چلے جاتے ہیں۔ طرح طرح کی مٹھائیاں
اور عمدہ عمدہ مال اڑاتے ہیں۔

دوسرا ڈاکو ۔ آج کئی دن سے انتظار ہے۔ کہ کوئی مسافر آئے
اور ہماری ہانڈی چڑھائے۔

تیسرا ڈاکو۔ ارے ایشور سے دعا مانگنی چاہیئے۔ کہ کوئی مالدار
آئے اور ہمارے دل کی آگ بجھائے۔

سب ڈاکو۔ خوب! خوب!! خوب!!!۔

(سب کامل کر گانا)

کوئی بھیج دے آج مراری
جپتے ہیں ہم تیری مالا
چھینیں اس کی دولت ساری
تو ہے سب کا پالن ہارا

تاکہ عیش سے گذرے ہماری
آئے یہاں کوئی دولت والا
کوئی بھیج دے آج مراری
بھر دے ہمارا آج بھنڈارا

جو دیں ہیں چالی وہ لے لیویں ہیں
نہیں بیکساں کا انہیں دھیان ہے
چری گھاس لکڑی وہ بے پیسہ ہیں
مفت کا دھرن سر پہ احسان ہے
ہمیں گالیاں دیں جو ہے سے ڈریں
انوکھی مرے رام یوہ سان ہے
کریں کیا جی ایشور بتا دے ہیں
کہ توں ہی ہمارا مہربان ہے
(ڈراپ سین)

چوتھا سین

(جنگل کا نظارہ۔ ڈاکوؤں کا فقیری بھیس میں نظر آنا)

پہلا ڈاکو۔ آہاہا! یہ لباس کیسا دلفریب اور مزیدار ہے جس

(جیون کا روپے لے آنا اور منوہر کو دینا)

منوہر - (گن کر) یہ ساڑھے چار سو روپے ہیں - پاٹی پرسوں ضرور پہنچ جاویں -

(ہتھیلی میں روپوں کا ڈالنا)

چھیلا - بہت اچھا جی -

(منوہر کا جانا)

گھیٹا - دیکھ لے ہلالے کتنے پاپی ہوں -

جیون - ارے کیا کریں - کچھ کہا ہی نہیں جاتا پرماتما سے دعا کرنی چاہیئے -

سب کا مل کر گانا - (دہقانی گانا)

میرے رام آفت میں اب جان ہے
کر اہم نوں بنیاں نے ہلکان ہے

(۱) باقی (۲) آفت (۳) ہم کو (۴) ستانا -

چمیلا - لالہ جی تھوڑے سے تو تیار ہیں - اور باقی پرسوں بڑے
لے لوں گے آونگے -
منوہر - تم ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہو - کبھی تیار بھی ہوتے ہیں
چمیلا - اجی - اب کی بار کھیل ماڑی تھی - ورنہ اتنی باٹ
نہ دیکھنی پڑتی -
گھسیٹا - لالہ جی اب کی دفعہ تو دھوپ نے کھیتوں کو پھونک
دیا پانی بخت پر نہ ہونے سے بڑی دقت اٹھانی پڑی -
منوہر - تم ہمیشہ ایسا ہی کہتے ہو - ہر دفعہ کھیتیاں خراب
ہو جاتی ہیں جاؤ جتنے روپے ہوں فوراً لے آؤ -
چمیلا - ارے جیون جا روپئے لی آ -

(جیون کا روپئے لینے جانا)

منوہر - اب کی دفعہ تو چری کی گاڑی بھی نہیں بھیجی -
گھسیٹا - کیا کریں لالہ جی بیل بیمار ہو گئے تھے -

بیس لے کر بھی نہ مہا رکھاؤں او ہ لمبر گیا
دیکھ پٹواری کی ماں ہم توں یوں ٹھوا گیا

گبھٹا ـ یار آج بھی تو تمہارا لالہ آویگا ؟

جیون ـ آ ہو رہے ـ اس کا چھو ہرا آو لگا جنوں کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑیگا ـ

(سامنے سے منوہر کا آنا)

کسان ـ صاحب سلامت لالہ جی ـ

منوہر ـ سلام بھائی

چھبیلا ـ ارے بھئی لالہ جی کی خاطر پانی دھانی لے آ ـ

منوہر ـ مہربانی ہے ـ پانی وانی کی چنداں ضرورت نہیں ـ

منوہر ـ کہو بھئی روپے بھی تیار ہیں !

(۱) نمبر ـ (۲) ہم کو ـ (۳) لڑکا

مصنف

تیسرا سین

(چوپال کا نظارہ چند کسانوں کی گفتگو)

چھبلا — یا دھنڈ پرماتما جی ناداں تیرا آگیا
اوہ کھونیسی[۲] حاصل ہوئی جانو کھجانا[۳] پا گیا

جیون — ارے تنو کھومی ہو رہی ہے - یہاں تو برکھا[۴] بنا ساری پھسل[۵] ماری گئی —

گھیٹا — ارے پھکر[۶] نہ کر سا وہی مالک ہے - کل تے[۷] پروا - باؤ[۸] چل رہی ہے - سیت[۹] برسے —

جیون — برکھا ہی برس کے کیا ٹپاک[۱۰] مجھے یہ پٹ ماری[۱۱] بھی تحصیلوں جاں دیکھ لے وہ لمبر[۱۲] دیا ہی نہیں —

(۱) جیب - (۲) خزانہ (۳) خوشی (۴) بارش (۵) فصل (۶) فکر - (۷) سے
(۸) ہوا (۹) شاید (۱۰) پٹواری

(مایاداس کا خوشی میں گانا)

ہر جا ہے تیرا جلوہ ہر جا پہ تو ہی تو ہے
قدرت کا تیری چرچا بھگوان کو بکو ہے
سن ٹیر دروپدی کی آ چیر واں بڑھایا
کی یاد جس نے تیری اس کے تو رو برو ہے
پرہلاد کو بچایا جا مارا ہرناکش کو ۔
بھگتوں کا تو ہے حامی یہ ذکر سو بسو ہے
جلتے مکان کو میرے تو نے ہی تو بچایا
بھیجے تھے جو سکاؤٹ ان میں بھی تیری خو ہے
مہما کو تیری کیسے برنن کروں سوامی
ہر شے میں نظر جبکہ آتا تو ہو بہو ہے

سکاؤٹ ماسٹر - (سیٹی بجانا - سکاؤٹس کا باقاعدہ لائن بنانا)

سکاؤٹ ماسٹر - (مایاداس سے) کوئی اور کام ہو تو فرمائیے

میں ہر وقت خدمت کے لئے تیار ہوں -

مایاداس - جو احسان آپ نے مجھ پر کیا ہے میں اس کا

شکر گذار ہوں -

سکاؤٹ ماسٹر - نہیں لالہ صاحب سکاؤٹس کا فرض ہر

جاندار کی خدمت کرنا (ور ہر ذی روح کی بھلائی میں مرنا ہے

اس وقت میں اجازت چاہتا ہوں (کیونکہ ٹرپ)

کیلئے ہم کو باہر جانا ہے -

مایاداس - آپ نے مجھ پر بڑا احسان کیا ہے - جو میرے

مکان کو بچاکر میری زندگی کا سامان کیا ہے -

سکاؤٹ ماسٹر - بہت اچھا اب اجازت ہو (ٹروپ سے)

دوسرا سین

(لالہ مایا داس کا جلتا ہوا مکان)

لالہ مایا داس کے مکان کو آگ لگ رہی ہے۔ عالیشان کوٹھی مثل بارود بھڑک رہی ہے۔ شعلے آسمان سے باتیں کر رہے ہیں۔ ہمسائے غم سے مر رہے ہیں۔ لالہ مایا داس نہایت غمزدہ ہے۔ اور مثل تصویر بیت بنا کھڑا ہے۔ ریون پٹرول کا لیڈر وسل بجا رہا ہے۔ اور اہل مکان کو پنجۂ موت سے چھڑا رہا ہے۔ سکاوٹ ماسٹر معہ دیگر سکاوٹس کے آتا ہے۔ اور اس مکان کا سامان آگ سے نکالتا ہے۔

(عملی کام)۔ چند سکاوٹس کا جلتے ہوئے مکان میں جانا۔ معصوم بچوں اور عورتوں کو نکالنا۔ آگ کا بجھانا۔ اسباب کا بچانا۔ مریضوں کا ہسپتال لے جانا۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔

علم و ہنر میں چمکے خورشید وار بھارت
سوئے ہوئے وطن کو اک بار پھر جگا دو

جو وقت کھو رہے ہیں بے ہوش سو رہے ہیں
فیروز کا ترانہ پڑھ کر انہیں سنا دو

یکایک (Danger Whistle) خطرے کی سیٹی کا سنائی دینا۔ اور سکاؤٹ ماسٹر کا حیرانی سے دریافت کرنا۔

سکاؤٹ ماسٹر۔ ہیں! ہیں۔ یہ وسل کیسی! کہاں سے آ رہی ہے؟

گورو داس۔ یہ تو (Danger Whistle) معلوم ہوتی ہے اور بازار کی طرف سے آ رہی ہے۔

سکاؤٹ ماسٹر۔ Troop! Stand, Quick March, double March, Follow me:

(ٹروپ کا وہاں سے جانا)

حُبِ وطن سے بڑھ کر نعمت نہیں ہے کوئی
اس کے لئے عزیزو سب مال دھن لٹا دو
انسان ہی کی خدمت سب سے بڑی ہے طاعت
اس کے حصول میں تم جان اور تن لگا دو

اہل ہنود مسلم عیسائی ہیں برابر —
مذہب کے سارے جھگڑے اے دوستو مٹا دو
سائنس کے کرشمے ایجادیں قدر ہوں
ہندوستان کو افضل یورپ سے تم بنا دو

نوٹ نمبر ۱ ۔ اس جگہ سکاوٹنگ کے مختلف دلچسپ گانے یا کھیل ہو سکتے ہیں ۔ یہاں صرف ایک نظم مثال کے طور پر لکھدی ہے ۔ تفریح طبع کے لئے مذاقیہ گانے یا لطیفے بھی ہو سکتے ہیں ۔

مصنف

سکاوٗٹ ماسٹر Rawens & Lions پیٹرولز (سکاوٹنگ نشانات)
Tracking Signs کرتے ہوئے جائیں Pacok & Stags ان کا
پتہ لگائینگے ۔

(ریون اور لائن کا جانا)

سکاوٗٹ ماسٹر۔ آؤ ان کو وقفہ دینے کے لئے کچھ گانا گائیں۔
اور اپنا دل بہلائیں ۔

(گانا نمبر ۱)

بھارت کے نونہالو کچھ کر کے تم دکھا دو
باغ وطن کو رشک باغِ ارم بنا دو
خوشبو سے ہو معطر جن کی مشامِ عالم
اس گلشنِ وطن میں تم ایسے گل کھلا دو
اہل وطن کی آنکھیں تم پر لگی ہوئی ہیں
اپنی بہادری کے جوہر انہیں دکھلا دو

کی مرضی ہے ۔

سکاؤٹ ماسٹر ۔سکاؤٹس ! یہ بات روز روشن کی طرح سے آشکار ہے ۔کہ جو شخص خدمت انسان کے لئے طیار ہے ۔ وہی دنیاوی بڑائی اور عقبےٰ کی بھلائی کا حصّہ دار ہے ۔جس شخص کو خدمت انسان سے گریز ہے ۔ اور حب الوطنی سے پرہیز ہے وہ باغِ دنیا میں درخت پُرخار ہے ۔ سکاؤٹنگ حب الوطنی ۔ ہمدردی اور راستبازی کا سبق سکھاتی ہے اور شروع ہی سے بچوں میں نیک عادات پیدا کرکے اُن کو مہذب اور بہترین انسان بناتی ہے ۔ مگر پھر بھی عام طور پر لوگ اپنے بچوں کو ۔ اس مفید تحریک میں شامل ہونے سے ہٹاتے ہیں اور تضیع اوقات و نقصان تعلیم کے بہانے ملاتے ہیں ۔چنانچہ یہ منوہر لال کے والد کی عرضی ہے ۔ اور اُس کی منوہر کو سکاؤٹنگ سے ہٹانے کی مرضی ہے ۔لہذا اس کا نام سکاؤٹنگ سے خارج کیا جاتا ہے ۔

(منوہر کا نام کاٹنا)

دوسرا ایکٹ

(میدان کا نظارہ)

Alert for Attendance

سکاوٹ ماسٹر۔ (جے چندر سے)

جے چندر۔ (حاضری لینا)۔ شیام بہادر۔ شمس الدین
بسنت سنگھ۔ سراج الدین رام ناتھ۔ منوہر لال۔ اندر سنگھ
منصف علی خاں۔ جے چندر پرشاد۔ جی ہیرز۔ مرزا علی بیگ
گورداس۔ می توش بھٹاچاریہ شمشاد حسین۔ کلیان بہادر سنگھ
عزیز بخش۔ گیان چند۔

جے چند۔ (سکاوٹ ماسٹر سے) سراج الدین اور منوہر لال
غیر حاضر ہیں۔

گیان چند۔ (عرضی سکاوٹ ماسٹر کو دیتے ہوئے)۔
جناب منوہر لال کی یہ عرضی ہے۔ اور اس کی سکاوٹنگ سے ہٹنے

فرض ہے جاں تک لگا دینا وطن کے واسطے
شمع جلتی ہے ہمیشہ انجمن کے واسطے

جاں نثاروں پر ہمیشہ ملک کو ہے فخر و ناز
باعثِ زینت ہے گل صحنِ چمن کے واسطے

باہمی جھگڑوں کو چھوڑیں اور بنیں ہمدردِ ملک
فرض اعلےٰ ہے یہ شیخ و برہمن کے واسطے

نوعِ انسان کی بھلائی میں لگا دو جان تک
جس طرح مرتے ہیں بھنورے یاسمن کے واسطے



(ڈراپ سین)

۔ پہلا ایکٹ ختم ۔

جھمیلے کا دم بھرتے ہو۔ جاؤ اپنا کام کرو۔ اور گھر میں آرام کرو۔
گیان چند۔ کرشن! کیا ہمدرد ملک ہونا برا ہے جو تو خواہ مخواہ منوہر کو اس اعلیٰ کام سے روکتا ہے۔
کرشن۔ ملک کی ہمدردی کے لئے تمہاری کوشش بیکار ہے کیونکہ اس کے لئے پتھر کا دل اور لوہے کا کلیجہ درکار ہے
منوہر۔ اُف ہمارے اہل ملک مصیبتیں بھریں۔ اور ہم گھر میں آرام کریں۔ نہیں۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں بے فکری کی نیند نہیں سو سکتا۔ یہ سینہ (سینہ کھول کر) یہ چھاتی آخری دم تک وطن کا ساتھ دے گی۔ اور مصیبت کے تیروں کے لئے مثل سپر رہیگی۔
گیان چند۔ منوہر! تم کیوں جھگڑتے ہو اور ذرا ذرا سی بات پر لڑتے ہو۔ دیکھو میں بتاتا ہوں اور تشریح سے سمجھاتا ہوں۔

تم سمجھتے ہی نہیں تم کو بتاؤں کس طرح
شمع پروانہ کا قصہ ہے سناؤں کس طرح
میں ہوں شیدائے وطن پھر جاں بچاؤں کس طرح

کرشن - اس سے بد عادت اور غفلت کا نشہ چڑھیگا اور رنج والم کی چکی میں پسنا پڑیگا -

منوہر - رگڑ دیتے ہیں پتھر پر حنا تب رنگ لاتی ہے
جو گھس دیتے ہیں چندن کو مہک تب پھیل جاتی ہے
جو پس جاتا ہے سرمہ چشم انساں فیض پاتی ہے
کلی دار فنا میں آن کر ہی مسکراتی ہے
بھلا آفات سے شیروں کی خصلت چھوٹ جاتی ہے

کرشن - بھائی خواہ مخواہ کیوں ایسے کام کرتے ہو - اور مصیبتوں کے

والد - راج ! بازار سے ڈنڈے لے آؤ - پھر سکاؤٹ ماسٹر کے پوجا کرنے جائینگے -

راج - ابا ! کیا سکاؤٹ ماسٹر کی پوجا ڈنڈوں سے کیجاتی ہے ؟

کرشن - بالکل نہیں -

منوہر - کیا چکور چاندنی سے رشتہ محبت توڑ سکتی ہے -

کرشن - ہرگز نہیں -

منوہر - اگر یہ چرند پرند ہونیکے باوجود اپنی عادت کو نہیں چھوڑتے تو میں اشرف المخلوقات ہوتا ہوا کس طرح ملک کی خدمت سے پرہیز کروں ؟ اور کیوں کر اپنے پیارے وطن کی محبت سے گریز کروں ؟

کرشن - یہ درست ہے مگر ....

منوہر - مگر میں بھی اپنے ملک کی الفت کا دم بھرونگا - اور ہر گھڑی اس کی سیوا کرونگا - اگر یہ شمع ہے تو میں پروانہ ہوں اگر یہ لیلا ہے تو میں مجنوں دیوانہ ہوں ؎

ملک کی خدمت سے بھائی منہ پھراؤں کسطرح

دل میں جو ہے جذبِ الفت وہ مٹاؤں کسطرح

(گیان کا آنا)

مایاداس۔ گیان چند یہ عرضی سکاؤٹ ماسٹر کو دے دینا۔

گیان چند۔ بہت بہتر۔

(مایاداس کا جانا)

کرشن۔ (منوہر سے) بس ڈر کر نام خارج کرا لیا۔ اور سکاؤٹنگ پر دھبہ لگا لیا۔

منوہر۔ والد صاحب کے حکم سے نام خارج کرایا ہے۔ ورنہ میرے سر میں سکاؤٹنگ کا سودا سمایا ہے۔

کرشن۔ اب تو خدمتِ مُلک کا خیال چھوڑ دیا؟

منوہر۔ کیا آگ گرمی کی خاصیت چھوڑ سکتی ہے؟

کرشن۔ نہیں۔

منوہر۔ کیا عندلیب پھول سے مُنہ موڑ سکتی ہے؟

کیا تو نے ہی دنیا کی ہمدردی کا ٹھیکہ لیا ہے۔ جو بلا پوچھے سکاؤٹ بن گیا ہے۔

منوہر۔ بندہ ہر طرح سے آپ کا خدمت گار ہے۔ جو حکم ہو تعمیل کے لئے تیار ہے۔

مایا داس۔ ابھی سکاؤٹنگ سے استعفیٰ دے آنا۔ ہرگز دیر نہ لگانا کل گاؤں میں جانا۔ اور اسامیوں سے روپیہ لانا۔

منوہر۔ بہت اچھا میں ابھی ایک عرضی گیان چند کی معرفت بھجواتا ہوں۔ اور اپنا نام سکاؤٹنگ سے کٹواتا ہوں۔ آپ اتنی تکلیف اٹھائیں۔ کہ ایک عرضی تحریر فرمائیں۔ (عرضی کا لکھنا)

کرشن۔ (مایا داس سے) چلئے کھانا تیار ہے۔ اور آپ کا انتظار ہے

مایا داس۔ جاؤ پہلے گیان چند کو بلا کر لاؤ۔

کرشن۔ بہت اچھا ابھی جاتا ہوں۔ اور گیان چند کو بلا لاتا ہوں۔

مایاداس۔ ٭ فرض خدمت کو میری بیٹا جو بتلاتے ہو تم ٭
٭ باز پھر اِس ضد سے اپنی کیوں نہیں آتے ہو تم ٭

منوہر۔ ٭ حکم جو ہے آپ کا اِس سے نہیں انکار ہے ٭
٭ گو یہ اچھا کام ہے پھر بھی نہیں اصرار ہے ٭

مایاداس۔ ٭ اِس لئے تاکید سے کہتا ہوں تم کو اے عزیز ٭
٭ چھوڑ دو اسکاؤٹنگ اور سیکھو تم کچھ تمیز ٭

منوہر۔ پتاجی! انسان کی زندگی اِس لئے نہیں۔ کہ کھائے۔ کمائے اور مرجائے۔ بلکہ اِس لئے ہے۔ کہ دوسروں کا دکھ مٹائے اور ہر ایک کے کام آئے۔

٭ مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لئے جیئے ٭
٭ جیتا ہے وہ جو مر چکا ہے غیر کے لئے ٭

مایاداس۔ ذرا ہوش و حواس بجا کر۔ خواہ مخواہ بکواس نہ کر۔

نوٹ۔ تھیٹر میں کھیلنے کی حالت میں مصنف کو مطلع کرنا ضروری ہے

مایاداس - ہاں ہزار طرح کی مصیبتیں جھیلتے ہیں -
منوہر - ناکمل میں اور مصیبت ! یہ محض بہتان ہے -
مایاداس - اے منوہر تو بالکل نادان ہے - کیا خبر نہیں کہ یہ گھاٹے کی دوکان ہے -
منوہر - بزرگوارم سکاؤٹنگ نہایت مفید تحریک ہے - اسلئے اس میں بندہ بھی شریک ہے -
مایاداس - چولہے میں جائے سکاؤٹنگ اور بھاڑ میں جائے تحریک کیا تم ہم سے زیادہ عقلمند ہو جو قینچی کی طرح زبان چلاتے ہو اور ہمیں بیوقوف بناتے ہو ؟
منوہر ! آپ مخدوم ہیں اور میں خادم ہوں - میری کیا مجال ہے جو آپ کے سامنے سر اٹھاؤں -

سب سے پہلا فرض ہے ماں باپ کی خدمت میرا
ہو نہ کیوں نقطہ نظر کا آپ کی خدمت میرا

چوتھا سین

(لالہ مایا داس کا مکان)

منوہر۔ پتا جی آپ کا ناچیز تابعدار حاضر ہے۔
جو خدمت ہو بجا لائے بخدمت گار حاضر ہے۔

مایا داس۔ منوہر! تم کہاں رہتے ہو۔ جو ٹھیک وقت پر نہیں آتے۔ گھر کے کاموں سے جی چُراتے ہو۔ یا کھیل میں لگ جاتے ہو؟

منوہر۔ پتا جی! ماسٹر صاحب نے کئی روز سے مجھے سکاوٹ بنایا ہے۔ اسلئے میں نے خدمتِ ملک کا بیڑا اُٹھایا ہے۔

مایا داس۔ اسکاوٹ۔ کیا وہی جو خاکی وردی پہن کر شیخی دکھاتے ہیں اور کھیل کے میدان میں ادھر اُدھر دھکیاں گھماتے ہیں۔

منوہر (دھیمی آواز سے) کھیل کے میدان میں تو کھیلتے ہیں۔

کرشن - کدھر خیال ہے تو ذرا ہوش کر ✦

✦ بہت زندگی کا ہے اس میں خطر ✦

منوہر - نہیں ہے مجھے جان کا کچھ بھی ڈر ✦

✦ وطن کے لئے ہوں میں سینہ سپر ✦

کرشن - واہ عجیب قسم کی گفتار ہے - کیا تمہارے سر پر بھوت سوار ہے - گھر چلو کیوں ناحق تکرار ہے - تمہارا وہاں نہایت انتظار ہے -

منوہر - بھائی صاحب ذرا یہ ٹکڑے چکتا ہوں - اور ابھی - آپ کے ساتھ چلتا ہوں (ٹکڑوں کا محفوظ جگہ پر پھینک کر منوہر کا کرشن کے ہمراہ جانا) -



صفائی کرتے ہو ۔

منوہر۔ جنگی تو تھوڑے ہی لوگوں کا خدمتگار ہے ۔ لیکن بندہ ہر ذی روح کا فرمانبردار ہے ۔

کرشن ۔ آخر ایسا کیوں کر رہے ہو ؟ اور خواہ مخواہ ۔ مصیبتیں بھر رہے ہو ۔

منوہر۔ بھائی اگر کسی کے پاؤں میں چبھ جائیگا۔ تو گہرا زخم آئیگا۔ اور بہت ستائیگا ۔

کرشن ۔ تمہیں دوسروں سے کیا غرض ہے ۔

منوہر۔ خدمتِ ملک ہمارا فرض ہے ۔

کرشن ۔ پھر وہی ملک کا ذکر اور دوسروں کا فکر ۔

منوہر۔ نہیں ہے مجھے خواہش سیم و زر ؛

فدا ہو مری جان بس ملک پر ؛

دنیا میں یہ مشہور ہے نہیں اس سے اعلیٰ ہے کوئی شے
صحت سے ہے سب مال و زر ورزش کرو ورزش کرو
ورزش جو کرتے ہیں بشر رہتے ہیں دکھ سے بے خطر
ہوتا نہیں ضعف بصر ورزش کرو ورزش کرو
ورزش کے کاموں میں سدا امداد دو صبح و مسا
بالکل نہ ہو اس سے حذر ورزش کرو ورزش کرو

تیسرا سین

(منوہر کا سڑک پر کانچ کے ٹکڑے چگتے نظر آنا)

کرشن۔ منوہر۔ تو اب تنگ کہاں رہا ہے۔ اور یہ کیا کر رہا ہے؟
منوہر۔ بھائی کسی نے برا کیا۔ کہ یہاں کانچ گرا دیا۔ میں
اس کو اٹھا رہا ہوں۔ اور خدمت ملک کا فرض نبھا رہا ہوں
کرشن۔ یہ کیا لوگ ہنسائی کرتے ہو۔ جو بھنگیوں کی طرح

مایا داس:- میں نے جب ایک دفعہ جواب دے دیا۔ تو پھر کیوں تکرار ہے ۔

رفیق:- اچھا ہماری دو باتیں سنو - کہ ہر روز ورزش کیا کرو

+ دوا کوئی ورزش سے بہتر نہیں +

+ یہ نسخہ ہے کم خرچ بالا نشیں +

مایا داس - مجھ سے فضول باتیں نہ کرو ۔

رفیق - چند منٹ کے لئے ہماری بھی دو باتیں سنو

مایا داس - اچھا جو سنانا چاہتے ہو سناؤ اور جلدی یہاں چلے جاؤ ۔

(رفیق اور پورن کا گانا)

+ خواہش ہے صحت کی اگر ورزش کرو ورزش کرو +

+ ورزش کرو شام و سحر ورزش کرو ورزش کرو +

اطلاع - ڈراما کھیلنے سے پہلے مصنف کو مطلع کرنا ضروری ہے ۔

سوائے تمہارے اس میں کسی اور کی بھی بھلائی ہے؟ تم بھی عجیب آدمی ہو کہ کھیل میں چوٹیں کھاتے ہو! اور اسی میں روپیہ لگانے ہو۔

رفیق آپ کا روپیہ اچھے کاموں میں لگیگا۔ جس سے لوگوں کو بہت فائدہ ملیگا۔ کھیلنے والے تندرست اور مضبوط رہینگے۔ اور اہل ملک کے لئے اعلےٰ نمونہ بنینگے

مایاداس۔ میں ایسے کاموں میں اپنا روپیہ برباد کرنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ جو پیسہ ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ پھر واپس نہیں آتا۔ تمہیں بھی چاہئے۔ کہ خواہ مخواہ روپیہ برباد نہ کرو۔ اور جاؤ اپنے گھر کا راستہ لو۔

پیسہ ہی رنگ روپ ہے پیسہ ہی مال ہے
پیسہ نہ ہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

رفیق۔ لالہ جی۔ دیکھ تو دو۔ کیا صاف ہی انکار ہے

تک اس نام کا کوئی انگریز نہیں آیا ہے۔ پھر تم نے یہ کون
کپتان صاحب بتایا ہے؟
پور نجیند۔ (کپتان کی طرف اشارہ کرکے) یہ ہماری ٹیم کے
کپتان ہیں۔ آپ کے پاس روپیہ مانگنے کی غرض سے آئے ہیں
مایا داس۔ (چونک کر) ہیں! کونسا روپیہ! کیسا روپیہ
ہمارے بہی کھاتہ میں کپتان نام کا کوئی انگریز نہیں ہے
(بہی ورق الٹنا)۔
رفیق جناب۔ چند نوجوان نے مل کر ایک فٹ بال
کلب بنائی ہے جس کے لئے روپیہ کی ضرورت پیش آئی ہے
مایا داس۔ اس کلب سے ہم کو کیا فائدہ ہے؟ اور
روپیہ مانگنے کا کونسا قاعدہ ہے؟
رفیق۔ یہ ایک بھلائی کا کام ہے جس کا ہمیشہ نیک انجام ہو
مایا داس۔ واہ! روپیہ لینے کی خوب ترکیب بنائی ہے

مایاداس ۔ اب چھٹی کا وقت بھی ہو گیا ہے ۔ مگر نہ
معلوم منوہر کدھر سو گیا ہے ! ذرا دیکھنا تو سہی یہ کم بخت
کہاں رہا جہاں سے فوراً بلا لا ۔

(کرشن کا جانا اور فٹ بال کلب کے ممبروں کا چندہ مانگنے کیلئے آنا)

رفیق ۔ سیٹھ جی آداب عرض ۔

مایاداس ۔ بندگی بھائی ۔ کہو کیسے آنا ہوا ۔

رفیق ۔ ہم نے یہاں پر ایک فٹ بال کلب بنائی ہے ۔

مایاداس ۔ بھائی ہمارے پاس پہلے ہی قلم کی صفائی ہو
دیکھو یہ قلمدان بالکل خالی ہے ۔ ابھی ایک سرکنڈے کی قلم بنا کر
ڈالی ہے ۔

پورنچند ۔ قلم کے لئے نہیں ۔ بلکہ کپتان صاحب نے تو
کلب کے چندے کے لئے عرض کیا ہے ۔

مایاداس ۔ یہ کپتان کون ہمیری دکان پر صبح سے اب

سکاؤٹ ماسٹر۔ آج کورٹ اوف آنر (Court of Honor) نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کل اتوار کو (Trip) کے لئے باہر جائینگے لہذا تمام سکاؤٹس۔ ٹھیک آٹھ بجے یہاں آجائیں۔

Troop dismiss (سیلوٹ کرکے سکاؤٹس کا جانا)

دوسرا سین

(لالہ مایاداس کا عالیشان مکان)

مایاداس کا مکان میں بیٹھے ہوئے حساب کتاب کا دیکھتے ہوئے نظر آنا۔

مایاداس۔ (کاغذوں سے سر اٹھاکر) منوہر! منوہر!!

کرشن۔ لالہ جی بھائی صاحب تو ابھی اسکول سے نہیں آئے جو حکم ہو فرمائیں۔ تاکہ بندہ فوراً بجا لائے۔

لہلہاتے ہیں ہر سمت سرو و سمن ٭ شاہد گل نے بدلا ہے اپنا بدن

٭ دُر شبنم پہ گوہر نثار ہے ٭

٭ آج گلشن . . . . . . ٭

پتا پتا تری کر رہا ہے ثنا ٭ غنچہ غنچہ نئے راگ ہے گا رہا

٭ محوِ توحید ہر اک ہزار ہے ٭

٭ آج گلشن . . . . . . ٭

ہاتھ پھیلائے بابِ سکاؤٹ ہیں ہم ٭ اُٹھے دُنیا سے افلاس و ظلم و ستم

٭ التجا تجھ سے پروردگار ہے ٭

٭ آج گلشن . . . . . . ٭

جانے ایک غرض جو خدمتِ ملک کو ٭ وہی فاتح ہو اور وہی فیروز ہو

٭ یہ خدایا دعا بار بار ہے ٭

٭ آج گلشن . . . . . . ٭

Troop 1 Alert. سکاؤٹ ماسٹر

(ہمدرد ملک بنو)

ہمدرد ملک

میدان کا نظارہ

From the pyrimit building & prayer to God.

سکاؤٹ ماسٹر

(سکاؤٹس کا پرمیڈ بنانا اور پرارتھنا کرنا)

پرارتھنا

گل و بلبل کا کیسا سنگار ہے

آج گلشن میں آئی بہار ہے

تعارف

۱- لالہ مایا داس	شہر کا رئیس
۲- منوہر لال	مایا داس کا لڑکا
۳- کرشن چندر	منوہر لال کا بھائی
۴- راجندر کمار	سکاؤٹ ماسٹر
۵- مسٹر ایم - آر خاں	سشن جج
۶- بابو ہر نرائن پرشاد	سرکاری وکیل
۷- بابو شمس الدین	ڈاکوؤں کا وکیل
۸- کرم بخش	ریڈر
۹- جے رام سنگھ	چپڑاسی
۱۰- بابو نند کشور	شہر کا ڈاکٹر
۱۱- مسٹر جے - ایل - خاکی	پولیس انسپکٹر
۱۲- جمیلا	لالہ مایا داس
۱۳- گھسیٹا	کی
۱۴- جیون	آسامیاں
۱۵- جے چند پرشاد	ٹروپ لیڈر

(چار ڈاکو اور سکاؤٹس وغیرہ وغیرہ)

مصنف

اطوار سے واقف ہے اسی طرح ہمارے مصنف نے بھی اپنے ڈرامہ میں اس خوبی کو خوب نبھایا ہے لالہ مایا داس کی زبان شہری ہے۔ زمیندار اپنی دیہاتی زبان میں بات چیت کرتے ہیں ڈاکو بہادرانہ گفتگو کرتے ہیں۔ صاحب انسپکٹر پولیس انگریزی نما اردو بولتے ہیں۔ مصنف نے یہ ڈرامہ اپنے سکول کی سٹیج کیلئے طیار کیا تھا۔ مگر جب یہ جناب آنریبل خان بہادر شیخ عبد القادر صاحب وزیر تعلیم کے سامنے کیا گیا تو اسکو جناب ممدوح اور دیگر حاضرین نے نہایت پسند فرمایا چنانچہ جناب انسپکٹر صاحب بہادر انبالہ ڈویژن کے حکم سے یہ ڈرامہ دوبارہ ہیڈ ماسٹر صاحبان انبالہ ڈویژن کی کانفرنس کے موقعہ پر کیا گیا۔ دونوں دفعہ اسکو امید سے زیادہ کامیابی ہوئی اور کئی ہیڈ ماسٹر صاحبان نے مصنف سے اسکے چھپوانے کیلئے بھی فرمایا۔ تاکہ دیگر مدارس بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔ نیز پنڈت شمبری دھر صاحب مودگل بی۔ اے۔ بی۔ ٹی اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر ڈسٹرکٹ سکاؤٹ ماسٹر صاحب انبالہ نے مجھ سے تبادلہ خیالات کے وقت اس ڈرامہ کی نسبت نہایت حوصلہ افزا خیالات ظاہر فرمائے۔ میں نے بھی مصنف سے کہا کہ اس ڈرامہ کو چھپوا کر افسران تعلیم کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ تو نہایت مناسب ہوگا کیونکہ نکتہ رس اور دقیقہ شناس نظریں ہمیشہ گلہائے شگفتہ کی قدر کیا کرتی ہیں۔ خواہ وہ جنگل میں ہی کھلے ہوئے ہوں بقول اکبر:

نگاہیں کاملوں کی پڑ ہی جاتی ہیں زمانے میں کہیں چھپتا ہے اکبر پھول پتوں میں نہاں ہو کر

اسلئے مصنف نے اسکو شائع کر کر سکاؤٹس کیلئے خصوصاً اور پبلک کیلئے عموماً ایک نہایت مفید ذریعہ بہم پہنچایا ہے امید ہے کہ افسران تعلیم شرف قبولیت بخشینگے۔ اور مصنف کی محنت کی داد دینگے۔

راقم آثم — فیروز — شہزاد پوری ..... [illegible] فروری [illegible] انبالہ شہر [illegible]

تصویروں پُرلطف نظاروں اور دلکش نظم و نثر سے براہِ راست جذبات پر اثر کرتا ہے
اور سکا اثر نہایت دیرپا ہوتا ہے۔ اسکی نثر کا ایک ایک لفظ تاثیر میں غرق ہوتا ہے
اور نظم کا ایک ایک مصرع سامعین کے دلوں کو کھینچنے کیلئے مقناطیسی اثر رکھتا ہے۔
پس اگر ڈرامہ کے ذریعے کوئی اخلاقی سبق دیا جائے تو وہ ہزار نصیحتوں سے بہتر اور لاکھ
پند و نصائح سے افضل ہے۔ یہ سکاؤٹنگ ڈرامہ الموسوم بہ ہمدردِ ملک جو میرے ایک لائق
شاگرد لالہ دگمبر داس جین کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے ڈرامہ کے جملہ اوصاف سے مملو ہے اس
میں سکاؤٹنگ تحریک پر کما حقہ روشنی ڈالی گئی ہے اور سکاؤٹوں کے کام مثلاً ہمدردی
بنی نوع، ناگہانی حادثات کو روکنا مثلاً آگ بجھانا تیمارداری کرنا وغیرہ وغیرہ عملی
طور پر دکھائے گئے ہیں۔ جو لوگ اس تحریک کے محاسن سے لاعلم ہیں اور لاعلمی کی وجہ سے
اس کو تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ اُن کیلئے یہ ڈرامہ تازیانۂ عبرت ہے۔ اسکے
علاوہ مصنف نے ورزش کے فوائد اور حب الوطنی کے جذبات سے اپنی کتاب کو مزین کیا ہے
اسکے کلام کی بندش اور فقروں کی شستگی خراج تحسین حاصل کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔
شکسپیر کے کلام میں یہ خوبی ہے کہ وہ ہر فرقے اور ہر طبقے کی گفتگو طرزِ معاشرت اور اوضاع

دیباچہ

از قلم اعجاز جناب مولوی سوندھے خاں صاحب فرید شہزادپوری

کسی قوم کی عمدہ تصویر اسکے اوضاع و اطوار کا صحیح نقشہ جذبات پر اثر ڈالنے کا آلہ اخلاق اور روحانی تربیت کرنے والا محض ڈرامہ ہے۔ جس طرح گلزار میں پھولوں کا کھلنا۔ ننھی ننھی پتیوں کا بادِ نسیم کے جھونکوں سے ہلنا۔ پھولوں کا جھومنا اور شاخوں کا گلے ملنا۔ سبزے کا لہلہانا۔ غنچوں کا مسکرانا۔ مناظرِ قدرت کے قدردانوں کیلئے باغِ ارم کا منظر پیش کرتا ہے اسی طرح ڈرامہ بھی اثر سے بھرے ہوئے خیالات۔ تاثیر سے لبریز جذبات۔ بھڑکا دینے والے احساسات کے ذریعے تاریخی مناظر" روایات کے نظارے" اخلاقی اور روحانی سبق" اپنی چلتی پھرتی تصویروں کے ذریعے پیش کرتا ہے۔

کہانیاں عموماً انسانی طرزِ معاشرت کا درست نظارہ پیش نہیں کرتیں۔ تاریخ گذشتہ ناموروں کے حالات پیش کر کے ہمدردی خودداری اور حب الوطنی کا سبق پڑھاتی ہے مگر اس میں دلچسپی نہیں ہوتی جو ہر ایک طبیعت کو اپنی طرف مائل کر سکے۔ ناول تاریخی روایات یا گذشتہ حالات کو کسی زبان سے نکلا ہوا بنا دیتا ہے لیکن ڈرامہ اپنی متحرک

ہر دل عزیز ثابت ہوگا۔ پلاٹ سادہ ہے۔ سکول طلبا کیلئے موزوں ترین ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تعلیمی افسران بالخصوص اور پبلک بالعموم مصنف کی حوصلہ افزائی کرینگے۔ ۹ نومبر ۱۹۲۵ء

۸۔ جناب لالہ چیت رام صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ پریزیڈنٹ ڈرامیٹک کلب۔ بی۔ ڈی۔ ہائی سکول انبالہ چھاؤنی

یہ ڈرامہ بتقریب تشریف آوری جناب آنریبل خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب وزیر تعلیم پنجاب ہماری کلب نے کیا۔ اس کا پلاٹ دلچسپ اور عام فہم ہونیکی وجہ سے نہایت پسند کیا گیا۔ سکاؤٹنگ تحریک کو مقبول عام کرنیکے لئے یہ ڈرامہ نہایت مفید ثابت ہوا چنانچہ حسب ارشاد جناب انسپکٹر صاحب بہادر انبالہ ڈویژن یہ دوبارہ کیا گیا۔ اور اسکو دونوں دفعہ امید سے زیادہ کامیابی ہوئی۔ یہ ڈرامہ سکولوں اور کالجوں کی سٹیج کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔ میں کلب کی طرف سے مصنف کو مبارکباد دیتا ہوں۔ ۲ فروری ۱۹۲۶ء

مصنف حوصلہ افزائی کا حق دار ہے۔ ۱۰؍ دسمبر ۱۹۲۵ء

۶۔ جناب لالہ بارو رام صاحب ڈسٹرکٹ سکاوٹ ماسٹر رہتک

ڈراما ہمدردِ ملک جسکی نسبت میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگا ہوں ایک نہایت ہی ہوشیار سکاوٹ دگمبر داس جین کا تصنیف کردہ ہے۔ واقعی لالہ دگمبر داس نے ڈرامہ ہذا کو تصنیف کر کے سکاوٹ برادری کی خصوصاً اور عوام کی عموماً بڑی بھاری خدمت کی ہے۔ یہ ایک ایسا ڈرامہ ہے جس میں کہ سکاوٹینگ کے مختلف پہلوؤں کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے پوری امید ہے کہ اہرانِ تعلیم ڈرامہ ہذا کی قدر کر کے مصنف کی حوصلہ افزائی فرمائینگے۔ ۲۰؍ نومبر ۱۹۲۵ء

۷۔ جناب مسٹر۔ اے۔ این صاحب بوبنرا۔ ہیڈ ماسٹر سناتن دھرم ہائی سکول پونڈری و ڈائرکٹر ڈراما کلب لدھیانہ

ڈرامہ ہمدردِ ملک ایک ہونہار طالب علم لالہ دگمبر داس جین کی زورِ قلم اور پرواز خیالات کا ابتدائی نمونہ ہے۔ میں اس طالب علم کا مستقبل شاندار یقین کرتا ہوں۔ یہ ڈرامہ سکاوٹینگ تحریک کے سلسلے میں مصنف کا پہلا نسخہ ہے۔ جو یقیناً

جمانیکی کوشش کی ہے واقعی قابل تعریف ہیں - الہ آباد - ۲۲ ستمبر ۱۹۲۵ء

۴-جناب مسٹر ایس-سی-بھٹاچاریہ صاحب-ایم-اے-پرنسپل بی-ڈی-پی-ایم-کالج انبالہ.

یہ ڈرامہ مصنف کی لیاقت-حب الوطنی-سکاوٹنگ تحریک کی سچی محبت اور فن ڈرامہ نویسی کو بخوبی ظاہر کرتا ہے-پلاٹ نہایت عمدہ ہے-ڈرامے کے کریکٹر سکاوٹنگ کے اصلی مدعا کو بخوبی واضح کرتے ہیں-نوجوان مصنف حوصلہ افزائی کا مستحق ہے-مجھے یقین ہے کہ یہ ڈرامہ صوبے کے طلبا کی اخلاقی نشوونما پر بہت اچھا اثر ڈالے گا-میرا خیال ہے کہ پنجاب کے مختلف سکول اس ڈرامہ کو سٹیج پر کھیلنے کی کوشش کرینگے-۱۵ نومبر ۱۹۲۵ء

۵-جناب پنڈت مرلیدھر صاحب مودگل بی-اے-بی-ٹی اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر و ڈسٹرکٹ سکاوٹ ماسٹر ضلع انبالہ

میں نے ڈرامہ ہمدرد ملک پڑھا-یہ ایک مفید سکاوٹنگ ڈرامہ ہے-کیمپ فائر کیلئے دل بہلانے کا اچھا شغل ہے-یہ اپنی طرز کا پہلا اردو ڈرامہ ہے

ڈرامہ ہمدرد ملک طبع اول پر چند رایوں کا اقتباس

۱۔ عالیجناب آنریبل خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب وزیر تعلیم پنجاب

ڈرامہ دلچسپ ہے ۔ سکاؤٹنگ کو ہر دل عزیز بنانے میں کار آمد ہوگا ۔ اگر یہ ڈرامہ شائع ہوگیا تو اور مقاموں میں بھی سکاؤٹنگ کو مقبول کرنے میں مدد دے گا مصنف حوصلہ افزائی کا مستحق ہے ۔ ۷ رنومبر ۱۹۲۵ء

۲۔ عالیجناب لالہ آتمارام صاحب انسپکٹر آف سکولز انبالہ ڈویژن و ڈسٹرکٹ سکاوٹ کمشنر انبالہ

ایک سکول کے طالب علم کیلئے ایسا عمدہ ڈرامہ لکھنا واقعی قابل تعریف ہے

۲۸ رنومبر ۱۹۲۵ء

۳۔ عالیجناب پنڈت شری رام صاحب باجپئے چیف آرگنائزنگ کمشنر دی سیوا سمتی بوائے سکاوٹس ایسوسی ایشن انڈیا

تمہاری محنت اور جانفشانی کی میں تعریف کرتا ہوں اور ڈرامہ کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں کیونکہ جن خیالات کو تم نے پبلک کے دلوں میں

ڈیڈیکیشن

میں نہایت خلوص دلی سے کتاب کو استادی مخدومی جناب لالہ چرنجی لال صاحب بی اے پرنسپل بنارسی داس ہائی سکول انبالہ کے نام نامی سے معنون کرتا ہوں۔ جو اعلیٰ درجہ کے ادیب اور سکاؤٹنگ تحریک کے دلی خیر خواہ ہیں۔

ع زہے تقدیر را نازم اگر من ایں شرف یابم

نیازکیش

دگمبر داس جین



نہایت دلچسپ اور نئی طرز کا اخلاقی سکاؤٹ ڈرامہ

الموسوم بہ

ہمدرد ملک

جسکو

لالہ دگمبر داس جین طالب علم جماعت نہم بنارسیداس ہائی سکول نے

سنہ ۱۹۲۶ء

میں

زیر اہتمام مالوجیت سروپ بھٹناگر موتی لال پرنٹنگ پریس انبالہ میں چھپایا

بار اول قیمت ۴ر